فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | ۲۳ تبلیغ ۱۳۴۴ ہش ۲۰ شوال ۱۳۸۴ھ ۲۳ فروری ۱۹۶۵ء | نمبر ۴۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۲ فروری بوقت ۸ ½ بجے صبح

پرسوں سارا دن حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ کل شام کے وقت بڑی بے چینی ہوگئی۔ رات کے وقت بھی طبیعت بے چین رہی۔

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۲۲ فروری۔ مورخہ ۱۹ فروری کو یہاں نماز جمعہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے دو مسائل پر روشنی ڈالی۔ پہلے تو آپ نے صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کا طریق واضح کیا۔ اور بتایا کہ یہ نماز انفرادی طور پر ہی پڑھی جاتی ہے۔ ایسی کوئی روایت موجود نہیں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یا صحابہؓ نے صلوٰۃ التسبیح باجماعت ادا کی ہو۔ دوسرا مسئلہ یہ تھا کہ عورتیں نماز جنازہ میں شریک ہوسکتی ہیں یا نہیں۔ اس بارے میں آپ نے واضح فرمایا کہ روایات سے ثابت ہے کہ اگر نماز جنازہ مسجد میں ادا کی جائے اور خواتین بھی مسجد میں موجود ہوں تو شریک ہوسکتی ہیں۔ بصورت دیگر انہیں نماز جنازہ میں شرکت کے لئے باہر جانے کی ضرورت نہیں۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شادی کی مبارک تقریب

ربوہ — یہ خبر جماعت میں نہایت درجہ خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے فرزند اکبر مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ایم۔ اے اور محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی دختر نیک اختر صاحبزادی سیدہ امۃ الحسیب بیگم صاحبہ کی تقریب شادی مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۶۵ء بروز اتوار عمل میں آئی۔ ان دونوں کا نکاح جلسہ سالانہ ۱۹۶۴ء کے مبارک موقعہ پر مورخہ ۲۸ دسمبر کو محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھا تھا۔

مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب سلمہ ربہ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پوتے اور حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے نواسے ہیں۔ اور اسی طرح صاحبزادی سیدہ امۃ الحسیب بیگم سلمہا قمرالانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی اور حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی نواسی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے دوسرے پوتے کی تقریب شادی سے ہمارے دلوں کو شاد کام فرمایا ہے۔ قبل ازیں مورخہ یکم دسمبر ۱۹۶۳ء کو حضور ایدہ اللہ کے ایک اور پوتے مکرم صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب ابن محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی شادی صاحبزادی سیدہ امۃ الحلیم بیگم صاحبہ بنت محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے ہمراہ ہوئی تھی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چوتھی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تیسری نسل میں شادی کی یہ تقریب سعید بھی خدائی نشانوں کا مظہر ہوتے ہوئے ہمارے لئے ازحد ازدیاد ایمان کا موجب ہے۔

اس پُرمسرت موقعہ پر ہمارے دل اللہ تعالیٰ کے حضور سجدات شکر بجالاتے ہوئے خوشی سے معمور ہیں۔ اس لئے کہ ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی اولاد کے متعلق اس دعا کی قبولیت کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں کہ

با برگ و بار ہوویں اک سے ہزار ہوویں ٭ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

اس شادی کے سلسلہ میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد مورخہ ۲۰ فروری کی شام کو ہی موٹر کاروں کے ذریعہ ربوہ سے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی کوٹھی واقعہ ۵۔ ڈیوس روڈ لاہور پہنچ گئے تھے۔ مورخہ ۲۱ فروری کو صبح ۷ بجے قریباً چالیس احباب کا ایک قافلہ جو صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے بعض ناظر اور وکلاء صاحبان نیز تعلیم الاسلام کالج کے ممبران اسٹاف اور بعض دیگر احباب پر مشتمل تھا محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی قیادت میں بذریعہ سپیشل بس روانہ ہو کر گیارہ بجے کے قریب لاہور پہنچا۔

قافلہ کے وہاں پہنچنے اور دیگر مقامی احباب کے تشریف لانے کے بعد بارہ بجے دن کے قریب بارات محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی قیادت میں ۵ ڈیوس روڈ سے موٹر کاروں کے ذریعہ محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی کوٹھی واقعہ لاہور چھاؤنی روانہ ہوئی۔ بارات کے روانہ ہونے سے قبل محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے دعا کرائی۔

پون بجے کے قریب محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی کوٹھی پر تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد۔ حضور علیہ السلام کے بعض صحابہ ربوہ اور لاہور کی مقامی جماعت کے بہت سے احباب، حکومت مغربی پاکستان کے بعض اعلیٰ افسران اور لاہور کے دیگر معززین بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ تقریب کا آغاز محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید نے کی بعدہٗ پہلے مکرم ثاقب صاحب زیروی نے اس تقریب سعید کے موقع پر صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کے نام "تہنیتی پیغام" کے زیر عنوان اپنی ایک تازہ نظم خوش الحانی سے پڑھی پھر مکرم محمد انور صاحب حیدرآبادی نے مکرم پروفیسر ناصر احمد صاحب پرویز پرواذی کی لکھی ہوئی نظم "دعائے رخصت بزبان بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب" ترنم کے ساتھ پڑھ کر سنائی۔ آخر میں محترم مولانا شمس صاحب نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے

پھر دعوتِ طعام سے فارغ ہونے اور ظہر و عصر کی نمازیں باجماعت ادا کرنے کے بعد بارات ساڑھے تین بجے سہ پہر لاہور سے روانہ ہو کر ساڑھے سات بجے رات بخیریت ربوہ واپس پہنچی۔

ادارہ الفضل شادی کی اس مبارک تقریب کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ، حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ، محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب اور آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ، نیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ دیگر افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے اس رشتہ کو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت اور یمن و سعادت کا موجب بنائے۔ اور اسلام و احمدیت اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقی کے حق میں اس کے عظیم الشان ثمرات ظاہر فرمائے۔ آمین اللھم آمین

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ - فروری ۱۹۶۵ء

اسلامی حکومت کس طرح قائم ہو سکتی ہے

قسط نمبر ۲

سچی بات تو یہ ہے کہ مودودی صاحب کی تحریک بالکل قرآن کریم کی تعلیمات کے الٹ ہے اور آپ نے جیسا کہ کہتے ہیں قرآن کریم کو الٹا پڑھا ہوا ہے۔ قرآن کریم تو کہتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام بشیر و نذیر ہوتے ہیں مگر مودودی صاحب فرماتے ہیں کہ اسلامی پارٹی واعظین اور مبشرین کی جماعت نہیں بلکہ خدائی فوجداروں کی جماعت ہوتی ہے جو حکومتی اقتدار پر جھپٹتی ہے حالانکہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے سید ولد آدم سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سرور کائنات کو خطاب کر کے فرمایا ہے کہ

لست علیہم بمصیطر

یعنی تو لوگوں پر خدائی فوجدار نہیں ہے۔ اللہ تعالےٰ تو آپ کو خطاب کر کے فرماتا ہے کہ

فان اعرضوا فما ارسلنٰک علیہم حفیظاً ان علیک الا البلٰغ

(سورہ شوریٰ ۴۹)

یعنی پھر بھی اگر وہ اعتراض کریں تو ڈرتے رہیں) ہم نے تجھے ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجا تجھ پر صرف ابلاغ فرض ہے"

اسی طرح کی بیسیوں آیات قرآن کریم میں موجود ہیں جن میں اس بات کو بالوضاحت بیان کیا گیا ہے کہ رسول کا کام صرف تبلیغ ہے اور کچھ بھی نہیں اس کا کام یہ نہیں کہ زبردستی ان کے اندر ایمان داخل کرے مگر مودودی صاحب فرماتے ہیں کہ تبلیغ کی تخم ریزی سے پہلے تلوار سے قلبہ رانی ضروری ہے یہ قرآن کریم کو الٹا پڑھنا نہیں تو اور کیا ہے

الغرض ایک ملک میں خاص کر مسلمانوں کے ایک ملک میں اسلام کے نام پر ایک سیاسی پارٹی بنا کر اقتدار پر قبضہ کرنے کی کوشش ایک غیر اسلامی عبارت ہے اسلامی طریق کار سے الٹ ہے ایک فتنہ انگیزی ہے اور اس کا ثبوت خود مودودی صاحب کا عمل پیش کرتا ہے۔ اسلام کے نفوذ کا صرف ایک ہی راستہ ہے جو اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے اور وہ ہے ابلاغ یعنی اللہ تعالےٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچا دینا اور کوئی طریقہ نہیں کوئی چالبازی یا کوئی جبر کا طریقہ خواہ بظاہر وہ آئینی ہی کیوں نہ ہو یعنی اسلام کے نام پر سیاسی پارٹی بنا کر ملک کے آئین کے مطابق اقتدار پر قابض ہو کر احکام اسلام بالجبر جاری کرنا یا ایسے قوانین بنانا جن سے کسی شخص کے دین پر جبر کا احتمال ہو قطعاً اسلامی طریق کار نہیں ہے۔ بلکہ سراسر لادینی اور شیطانی طریق کار ہے۔ اسلام کی سچائیاں اس کی قطعاً متحمل نہیں ہو سکتیں اور نہ اللہ تعالےٰ ایسے ایمانوں کو قبول کر سکتا ہے جن میں مجبوری کی ملونی ہے۔

حقیقت یہ معلوم ہوتی ہے کہ مودودی صاحب کو جو غلطی لگی ہے وہ اسلام کے تعزیری قانون سے لگی ہے قرآن کریم نے حکومت کی صورت میں بعض جرائم کے لئے جو انسان انسان کے خلاف کرتا ہے سزائیں مقرر کی ہیں جن کا نفاذ ایک اسلامی حکومت کرتی ہے تاکہ معاشرہ میں گندگی نہ پھیلے اور امن کو قیام حاصل ہو اور ہر فرد بشر آزادی سے عمل کر سکے البتہ اسلام ان دنیوی سزاؤں کے علاوہ آخرت کی سزا بھی دیتا ہے۔ مودودی صاحب ان دو پہلوؤں کو ذہنی طور پر علیحدہ کرنے میں کامیاب نہیں ہوئے اور شروع میں خلط مبحث کرنے کے مرتکب ہوئے ہیں۔ اس لئے انھوں نے اقامت دین کے نام پر ایک ایسی تحریک چلائی ہے جو دین اسلام کے بالکل الٹ پڑ گئی ہے۔ اسلام کا اصول خوف خدا ہے مگر مودودی صاحب نے اس کو خوف سزا بنا دیا ہے اور اس طرح کعبۃ اللہ میں کھپریلات و منات داخل کرنے کی کوشش کی ہے۔

مودودی صاحب کے طریق کار کی غلطی اس سے بھی سمجھ میں آ سکتی ہے کہ وہ ہر وقت اپنے پینترے بدلتے رہتے ہیں ابھی حال ہی میں آپ حزب اختلاف میں اس طرح خلط ملط ہوئے تھے کہ آپ نے اپنے گزشتہ فرمودات کو بھی جو عورت کی سربراہی کے متعلق تھے پس پشت ڈال دیا ہے اور اپنی جماعت کے فہمیدہ لوگوں کو بھی ششدر کر کے رکھ دیا تھا اب انھوں نے جو بیان دیا ہے وہ بالکل انوکھا ہے یعنی ہم حزب اختلاف کے ساتھ بھی ہیں اور الگ بھی رہیں گے یہ ساتھ اور الگ کا معمہ عام فہم سے حل کرنا تو مشکل ہے البتہ شاید کوئی بڑا ادیب ہی اس کو سمجھ سکے مگر

فرق الیست درمیانہ کہ بسیار نازک است

پہلے آپ فرمایا کرتے تھے اسلام فاشزم اور اشتراکیت کی طرح ایک کلیاتی نظام ہے مگر آج کل آپ جمہوریت کے فدائی بنے ہوئے ہیں جس کو آپ شیطنت کا خطاب عطا کیا کرتے تھے ساری دنیا کو آپ کے سیمابی مزاج کا علم ہو گیا ہے اگر نہیں ہوا تو ان کے قریب ترین والوں کو نہیں ہوا شاید اسی لئے کہتے ہیں کہ چراغ کے نیچے اندھیرا

مودودی صاحب کی یہ قلابازیاں اور ہر وقت کی تبدیلیاں ظاہر کرتی ہیں کہ آپ اندھیرے میں ٹامک ٹوئیے کھا رہے ہیں اور جو ذہن میں آتا ہے اس کو قرآن و حدیث بیان کرنے لگتے ہیں۔

اس کا یہ مطلب نہیں کہ دین کو سیاست کے ساتھ کوئی تعلق نہیں سیاست بھی ایک شعبہ حیات ہے اور اسلام تمام شعبہ ہائے حیات کے لئے اصول دیتا ہے جو تقویٰ پر مبنی ہیں یہ امر اس بات سے بالکل مختلف ہے کہ اسلام کے نام پر ایک سیاسی پارٹی بنا کر اقتدار پر قبضہ کرنے کی کوشش کی جائے اس کی وجہ صاف ہے۔ کیونکہ اس طرح ذرا ذرا سے اختلاف پر سینکڑوں سیاسی پارٹیاں وجود میں آ جاتی ہیں اور اسلام کی صفوں میں سیاسی انتشار پیدا ہونے کی وجہ سے دین کے حقیقی منتہائے مقصود کو سخت نقصان پہنچتا ہے اس طرح سیاست دین پر حاوی بن جاتی ہے اور انسان ایسا ہی کرنے لگتا ہے جیسا کہ مودودی صاحب کر رہے ہیں۔ یعنی ع

بہیں کرنے انہیں کچھ دیر لگتی ہے نہاں کرتے
ابھی اقرار جھٹکی میں ابھی انکار جھٹکی میں

یاد رہے کہ مودودی صاحب کا یہ کام صرف غیر اسلامی ہی نہیں بلکہ مخالف اسلام ہے۔ اقتدار کو اسلامی اصولوں پر لانے کے لئے یہ طریق سخت خطرناک ہے۔ حقیقی طریق وہی ہے جو افراد کے لئے ہے یعنی ابلاغ جو موجودہ سیاست کے کیچڑ میں لت پت ہوئے بغیر سر انجام پانا چاہیے سیاسی پارٹی بازی کے بغیر بھی ہم نیک افراد کو سیاسی ایوانوں میں بھیج سکتے ہیں۔ سیاسی ایوانوں میں نیک لوگوں کی اکثریت سیاسی پارٹی بنا کر حاصل نہیں کی جا سکتی بلکہ اس کے الٹ پڑ سکتی ہے مثلاً سیاسی پارٹی بازی کا ہی نتیجہ ہے کہ دین پسند عناصر بھی مودودی صاحب کی پارٹی کے مخالف ہیں اگر ایسی کوئی پارٹی نہ ہوتی تو ایسی مخالفت بھی نہ ہوتی۔ اور سچی بات تو یہ ہے کہ اسلام کے فروغ اور غلبہ کے لئے جمہوریت قطعاً کوئی ذریعہ نہیں بن سکتی۔ کیونکہ جمہوریت کے معنے ہی عوام کی حکومت ہے نہ کہ خدا رسول کی حکومت۔ اسلامی حکومت کے قیام کا ایک ہی طریق ہے اور یہ ہے کہ ہم مسلمان بن جائیں اور اپنے دلوں پر الٰہی حکومت قائم کر لیں۔

ضروری تصحیح

الفضل کے "مصلح موعود" نمبر مورخہ ۱۹ / ۲ / ۶۵ میں دوسرے صفحہ پر اداریہ میں دوسرے کالم میں نیچے سے نانویں سطر اس طرح ہے:۔

" وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا"

احباب درست فرمالیں۔

(ادارہ)

جماعت ہائے احمدیہ غانا (مغربی افریقہ) کی عظیم الشان چالیسویں سالانہ کانفرنس

سات ہزار افریقن احمدی احباب کی شمولیت

مالی قربانی کا ایمان افروز مظاہرہ

(مرسلہ:۔ نصیر احمد خاں صاحب ریجنل مشنری اشانٹی ریجن۔ کماسی۔ غانا)

(قسط نمبر ۲)

اس کے بعد وزیر دفاع مسٹر KOFIBAAKO کھڑے ہوئے۔ اور آپ نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ آپ کی تقریر قریباً نصف گھنٹہ جاری رہی۔ آپ نے اس امر پر بڑی خوشی کا اظہار فرمایا۔ کہ اُن کو احمدیہ سالانہ کانفرنس میں شمولیت کا اعزاز بخشا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں احمدیہ کانفرنس کو دیکھ کر بے حد خوش ہوا ہوں۔ یہ کانفرنس واقعی ایک عظیم الشان کانفرنس ہے۔

احمدیہ جماعت میں ایک کثیر تعداد ایسے معزز افراد کی ہے۔ جو کہ حکومت کی پارٹی میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔ اور پارٹی کی کئی ذمہ دار کمیٹیوں کے ممبر ہیں۔ آپ نے جماعت احمدیہ کی تعلیمی و دینی مساعی کو بہت سراہا۔ اور احمدیہ جماعت نے غانا کی ترقی اور امن کے لئے جو کارہائے نمایاں کئے ہیں ان کے لئے خراج تحسین پیش کیا۔

آپ نے فرمایا:۔

غانا کی ترقی و قوت میں جماعت احمدیہ کا زبردست ہاتھ ہے۔ کیونکہ جماعت احمدیہ میں ایک بڑا طبقہ ایسے لوگوں کا ہے جو ہمیشہ ہی ملک کی خدمت کرتے ہیں۔ اور نہایت دیانتداری اور محنت سے حکومت کا ہاتھ بٹاتے ہیں۔

آپ نے یقین دلایا حکومت ہمیشہ جماعت کے ساتھ فراخ دلی کا سلوک کرے گی۔ اور ہر ممکن مدد و تعاون کرے گی۔ اور مذہبی آزادی کو ہمیشہ بحال رکھے گی۔ تاکہ لوگ آزادی سے اپنے مذہب پر چل سکیں۔ آخر میں آپ نے پھر جماعت کی خدمات کا شکریہ ادا کیا۔ اور یہ خواہش ظاہر کی کہ جماعت پہلے کی طرح برابر اپنی کوششوں کو جاری رکھے گی۔ اور ملک کی ترقی اور خدمت میں حصہ لیتی رہے گی۔ آپ نے بتایا۔ کہ صدر غانا بھی ہر کہ و ہر امن پسند جماعت کی عزت کرتے ہیں۔ اور اُن کو پوری مذہبی دینے کے حامی ہیں۔

وزیر موصوف کی تقریر میں بھی بار بار فضا نعروں سے گونجتی رہی۔ اور نعروں ہی کی گونج میں وزیر موصوف واپس تشریف لے گئے۔ اور اُن کو پورے اعزاز کے ساتھ الوداع کیا گیا۔

اس کے بعد اجلاس کی بقیہ کارروائی امیر صاحب کی صدارت میں مکمل ہوئی۔

اس روز مندرجہ ذیل احباب نے تقاریر فرمائیں۔

۱۔ مکرم مسعود احمد صاحب۔ ایم۔ اے ٹیچر احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی۔
۲۔ مکرم الحسن بن صالح بی۔ اے
۳۔ مکرم مولوی سید داؤد احمد صاحب انور مشنری ٹمالے ریجن
۴۔ مسٹر جبریل سعید
۵۔ خاکسار نصیر احمد خاں مشنری اشانٹی ریجن کماسی۔

اس کے بعد پہلا اجلاس برخاست ہوا۔ اور دوپہر کو نماز ظہر و عصر ادا کرنے کے بعد دوسرا اجلاس ۲ بجے دوپہر تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ مکرم مالک بن آدم نے کی۔ اور لوکل زبان میں اُس کا ترجمہ سنایا۔ اجلاس کی صدارت مکرم امیر صاحب نے کی۔ اس اجلاس میں مندرجہ ذیل تقاریر ہوئیں۔

۱۔ مکرم احمد بن عبد اللہ صاحب ڈپٹی کمشنر
۲۔ مکرم مولوی عبد الحق صاحب ایم۔ اے ٹیچر احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی۔
۳۔ مکرم مولوی عبد الوہاب صاحب۔
۴۔ مکرم براؤن یونیورسٹی غانا۔

شام کو چار بجے پہلے دن کی کارروائی ختم ہوئی۔ اور رات کو نماز مغرب و عشاء اکٹھی کر کے پڑھی گئیں۔ اور نماز تراویح ادا کی گئیں۔

اس اجلاس میں مکرم مولوی عبد الوہاب صاحب کی تقریر نہایت ہی مؤثر و دلچسپ تھی۔ آپ نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا بلند مرتبہ و مقام بیان کیا۔ اور آپ کی زندگی کے وہ عظیم الشان کارنامے بیان کئے جو رہتی دنیا تک قائم رہیں گے۔

نیز آپ نے آپ کے تعلق باللہ کی کیفیت مثالوں سے بیان کی۔ آپ کی استجابت دُعا کے متعدد واقعات بیان کئے۔ اور عظیم الشان دینی خدمات اور جماعت احمدیہ کی بہترین کامیاب قیادت کو واقعات کی روشنی میں بیان کیا۔

آپ کی تقریر لوکل زبان میں تھی۔ اور بہت دلچسپ اور مؤثر تھی۔ وقت تھوڑا تھا اور تقریر ضروری امور پر مشتمل تھی۔ لہٰذا ان کو دوسرے دن نماز فجر کے بعد دوبارہ وقت دیا گیا تھا۔ کہ وہ اپنی تقریر مکمل کریں۔

یاد رہے کہ مکرم مولوی عبد الوہاب صاحب غانا کے باشندے ہیں۔ اور آپ مرکز ربوہ میں قریباً آٹھ سال رہ کر تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔ اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے روحانی و علمی فیض یافتہ ہیں۔

کانفرنس کا دوسرا دن

مورخہ ۸ رجنوری بروز جمعہ کانفرنس کے دوسرے دن وقت کے مطابق پھر تمام جماعتیں اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ گئیں۔ اس دن جماعتہائے احمدیہ غانا کے صدر مکرم محمد آرتھر صاحب اپنے دورہ ربوہ سے واپس تشریف لے آئے تھے۔ لہٰذا صبح اُن کے آنے پر تمام عہدہ داران جماعتہائے غانا نے اُن کا شاندار استقبال کیا۔ اور جلسہ کی کارروائی اُن کی صدارت میں شروع ہوئی۔ پہلے آپ نے تمام حاضرین کو السلام علیکم کہا اور شکریہ ادا کیا۔ اور پھر اپنے مرکز ربوہ کے بزرگان و اہالیان کی دعائیں اور سلام پہنچایا۔

اس روز تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد غانا کی جماعتہائے احمدیہ کے مختلف ریجنوں کے مشنریوں اور مختلف ادارہ جات کے افسران نے اپنی اپنی سالانہ رپورٹیں پیش کیں۔

پیغام مکرم وکیل التبشیر صاحب

جس کے بعد مکرم مولوی عبد الوہاب صاحب نے صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کا پیغام لوکل زبان میں ترجمہ کر کے

> "غانا کی ترقی و قوت میں جماعت احمدیہ کا زبردست ہاتھ ہے، کیونکہ جماعت احمدیہ کا ایک بڑا طبقہ ایسے لوگوں کا ہے جو ہمیشہ ہی ملک کی خدمت کرتے ہیں۔ اور نہایت دیانتداری اور محنت سے حکومت کا ہاتھ بٹاتے ہیں۔"
>
> (وزیر دفاع حکومت غانا)

سنایا۔ جس کا متن درج ذیل ہے:۔

"برادران جماعت ہائے احمدیہ غانا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مجھے اطلاع ملی ہے کہ آپ نئے سال کے شروع میں ہی اپنی سالانہ کانفرنس منعقد کر رہے ہیں۔ میں دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے اسے اور نئے سال کو بھی سلسلہ کے لئے اور آپ کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

چونکہ آپ کی کانفرنس جنوری کے شروع میں منعقد ہوگی اس لئے اس موقع پر آپ کو اپنے گذشتہ سال کے کام کا جائزہ لینا چاہیئے۔ کہ جو پروگرام بنایا گیا تھا وہ کس حد تک پورا کیا گیا اور جو حصہ پورا نہیں ہوا۔ اس کے کیا بواعث ہیں۔ اور انہیں کس طرح دور کرنا چاہیئے۔ آئندہ سال کے لئے پروگرام ایسا ہونا چاہیئے جس میں یہ امر خاص طور پر ملحوظ رہے۔ کہ ہر جہت سے قدم ترقی پر ہو۔

ہمارا مقصد نہ صرف غانا کو بلکہ ساری دنیا کو اسلام میں لانا اور اپنے نئے بھائیوں میں اسلامی اخلاق اور اسلامی تمدن کو رائج کرنا ہے۔ پس پروگرام بھی اس کے پیش نظر ٹھوس اور وسیع بنانا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور تبلیغ اسلام کے کام میں ہر سال آپ کو نیا جوش اور ولولہ بخشے۔

میں نے گذشتہ سال آپ کو توجہ دلائی تھی کہ مقامی زبانوں میں اسلامی لٹریچر تیار کرنا چاہیئے۔ مجھے اس اطلاع سے خوشی ہوئی ہے کہ گذشتہ سال اس طرف توجہ دی گئی ہے۔ اور اسلام پر ۲ رسالے شائع کئے گئے ہیں۔ اس سال میں پھر آپ کو توجہ دلاتا ہوں کہ مقامی زبان میں اسلام کا لٹریچر پیدا کرنے کا کام نہایت اہم ہے۔ اور اس کی طرف ہمیں پوری توجہ دینی چاہیئے۔ اسلام کا سارا لٹریچر

ہمیں ہر ملک کے لوگوں کے سامنے ان کی اپنی زبان میں پیش کرنا چاہیئے۔ سب مل کر اس مقصد کے حصول کے لئے کوشش کریں اللہ تعالےٰ آپ کو کامیابی دے میرے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مجھے اسلام اور احمدیت کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ میرا ارادہ ہے کہ ۱۹۶۵ء میں مغربی افریقہ کا دورہ کروں اور اسلام کی ترقی کے لئے آپ بھائیوں سے مل کر مشورے کروں خدا تعالےٰ مجھے توفیق عطا فرمائے۔ آمین ؎

مالی قربانی

مکرم صاحبزادہ صاحب کے پیغام کے بعد مالی قربانی کا آغاز مکرم عثمان بن آدم کی تعارفی تقریر سے ہوا۔ انھوں نے مالی قربانی کی اہمیت بیان کرنے کے بعد اپنی طرف سے ذاتی قربانی کی رقم مبلغ یک صد پونڈ پیش کیا اور اس طرح ذاتی قربانیوں کا سلسلہ شروع ہوا اور کثرت سے احباب نے انفرادی طور پر اپنی قربانی کی رقمیں پیش کیں۔ اس سلسلہ میں مکرم محمد آرتھر صاحب نے مبلغ ۱۲۵/ پونڈ اپنی قربانی پیش کی۔ انفرادی قربانیوں کے بعد مختلف ریجنوں اور سرکٹوں کی طرف سے بحیثیت جماعت قربانی کا آغاز ہوا۔ اور سٹیج کے سامنے ادائیگی کرنے والوں کی قطاریں لگ گئیں اور میز پر پونڈوں کے ڈھیر لگنے شروع ہو گئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام "ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء" اپنی پوری شان سے پورا ہوتا اور چمکتا ہوا نظر آنے لگا۔ اللہ اللہ کیا سچا کلام ہے اور آیہ کریمہ "ومن اصدق من اللّٰہ حدیثا" کی صداقت کس شان سے ظاہر ہے کیسے خدا تعالےٰ نے اپنے وعدہ اور کلام کے مطابق افریقہ کے دور دراز کونوں میں ایسے زبردست رجال کھڑے کر دیئے جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نصرت کے لئے پونڈ ہی پونڈ پیش کرتے چلے جا رہے ہیں۔

جماعتی قربانیوں کا سلسلہ ابھی جاری تھا کہ نماز جمعہ و عصر کے لئے اجلاس برخاست کیا گیا۔ اور نماز جمعہ و عصر کے بعد جو مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم نے پڑھائی۔ دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ خطبہ جمعہ میں انھوں نے غیبت کی برائیاں اور نقصانات بیان کئے اور حدیث شریف کی روشنی میں اس بُرے فعل سے مجتنب رہنے کی تلقین کی۔

نمازوں کے بعد دوسرا اجلاس تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا اور اس کے بعد مکرم محمد آرتھر صاحب نے اپنے دورۂ ربوہ کے دلچسپ حالات سنائے۔ آپ نے مرکز کی طرف سے ان کے محبت بھرے استقبال برادرانہ سلوک اور اعلےٰ مہمان نوازی کی بہت تعریف کی اور ربوہ کی ترقی اور جلسہ سالانہ کے عظیم الشان اجتماع اور برکات کو بیان کیا۔ نیز لنگر خانہ کے عمدہ انتظامات کی بہت تعریف کی۔ نیز قادیان کے مقدس مرکز کے حالات بیان کئے۔ اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے شرف زیارت پر اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کیا اور دوستوں کو اس مبارک زیارت کا حال سنایا آپ نے بتایا کہ غانا کی جماعت پاکستان کے بعد دنیا کی بڑی جماعتوں میں سے ہے اس لئے اس پر زیادہ ذمہ داری ہے اور انہیں زیادہ کوشش اور محنت سے دین کی خدمت کرتے رہنا چاہیئے اور حضور کی صحت کے لئے دعا کی تحریک کی۔

مکرم آرتھر صاحب نے کہا کہ ربوہ جانے سے قبل میں خیال کرتا تھا کہ ہم یہاں پر بہت کام کر رہے ہیں مگر اب جب میں خود ربوہ کو دیکھ آیا ہوں اور وہاں کے عظیم الشان کام اور بلند ارادے اور مرکز کے لوگوں کے منظم کاموں کو بذات خود ملاحظہ کر آنے کے بعد اب میری یہ کیفیت ہے کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم نے یہاں اپنے ملک میں ابھی تک گویا کچھ کیا ہی نہیں ہے اور اب ہمیں بہت زیادہ کام کرنا ہے۔ انھوں نے جماعت کراچی کے تعاون و مہمان نوازی اور مساعی کی بہت تعریف کی اور بہت شکریہ ادا کیا۔ نیز جماعت کراچی کا وہ خوش آمدید ایڈریس بھی پڑھ کر سنایا جو ان کو کراچی میں پیش کیا گیا تھا۔ ان کے حالات سنانے کے بعد مالی قربانی کا سلسلہ دوبارہ شروع ہوا اور قریباً ڈیڑھ گھنٹہ یہ سلسلہ جاری رہا۔ اس کے بعد دوسرے دن کا اجلاس برخاست ہوا اور شام کو شمالی اور جنوبی غانا کے درمیان فٹ بال کا میچ ہوا۔ ٹرافی جنوبی غانا کی جماعتوں کی ٹیم نے جیتی۔

مالی قربانی کا حیرت انگیز نظارہ

جماعت غانا کی سالانہ کانفرنس کی ایک امتیازی چیز اور اس کانفرنس کی روح رواں وہ حصہ ہے جو مالی قربانی (sacrifices) کے نام سے مشہور ہے اس وقت جو کیفیت و نظارہ جلسہ گاہ میں ہوتا ہے اس کو دیکھ کر انسان حیران رہ جاتا ہے جس شوق و ولولہ سے افریقی احمدی مالی رقوم جمع کر کے سٹیج پر پہنچاتے ہیں اسے دیکھ کر صاف نظر آتا ہے کہ اب یہ حاضرین کسی آسمانی طاقت کے تصرف میں ہیں۔ اور آسمان سے کوئی غیبی طاقت ہے جو ان کو اس قدر فدائیانہ رنگ میں قربانی پر آمادہ کر رہی ہے ہر جماعت اپنی اپنی جماعت سے رقوم اکٹھی کرنے میں مصروف ہوتی ہے جگہ جگہ لوگ قربانی کے لئے دوستوں کو تلقین و ترغیب دے رہے ہوتے ہیں جو بڑھ چڑھ کر رقوم دیتے ہیں۔ اس دفعہ تو حالت یہاں تک پہنچی کہ بعض مخلص اپنی ٹوپیاں اور گھڑیاں تک فروخت کرتے دیکھے گئے کہ کسی طرح ان کی جماعت پیچھے نہ رہ جائے۔

الغرض مالی قربانی کا یہ نظارہ کافی دیر جاری رہا اور امسال خدا تعالےٰ کے فضل سے مجموعی رقم جو اس مد میں نقد جمع ہوئی مبلغ ۱-۹-۴۷۳۳ پونڈ تھی۔ یہ رقم گزشتہ سال کی رقم سے ڈیڑھ گنا سے بھی زیادہ ہے۔ اس نسبت سے یہاں کی ترقی کا اندازہ ہو سکتا ہے اور پھر یہ قربانی ایسے وقت میں ہوئی ہے کہ جماعتیں چند ماہ پیشتر اپنی ریجنل کانفرنسوں میں سینکڑوں پونڈ چندہ دے چکی ہیں اور نیز کماسی کے مشن ہاؤس کی تعمیر پر ہزاروں پونڈ علیحدہ چندہ دے رہی ہیں۔ ابھی گزشتہ ماہ ہی ہم نے اشانٹی ریجن سے قریباً چار صد پونڈ مشن فنڈ جمع کیا ہے

کانفرنس کا تیسرا دن

کانفرنس کا تیسرا اور آخری دن مورخہ ۹ رجنوری تھا۔ اس دن تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مندرجہ ذیل احباب نے تقاریر فرمائیں:-

۱۔ مکرم صادق جے جونسن
۲۔ مکرم اسماعیل بی کے اڈو بی اے ٹیچر احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی
۳۔ مکرم عبد اللہ جی بوٹنگ بی ایس سی
۴۔ مکرم مولوی عبد الحمید صاحب مبلغ اکرا ریجن۔

ان تقاریر کے بعد غانا میں مختلف احمدیہ پرائمری و مڈل سکول کے بچوں نے اسلامی تعلیم و مسائل کو لوگوں کے ذہن نشین کرانے کے لئے مختلف اسلامی مسائل بیان کئے اور بعض بچوں نے تقاریر کیں۔ بچوں کی طرف سے یہ مظاہرہ بہت ہی دلچسپ و مفید ثابت ہوا۔ اور تمام حاضرین بہت خوش ہوئے۔

اس تمام کارروائی کے بعد تقسیم انعامات کی کارروائی عمل میں آئی جو مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم نے تقسیم کئے اور اس کے بعد انھوں نے سالانہ کانفرنس میں شمولیت اختیار کرنے والے تمام دوستوں کا شکریہ ادا کیا اور ان کے تعاون کو سراہا اور تمام دوستوں کے بحفاظت و سلامتی کے ساتھ واپس اپنے گھروں کو پہنچنے کے لئے دعا فرمائی۔ اور ایک لمبی اور رقت آمیز دعا کے ساتھ سالانہ کانفرنس کے اختتام کا اعلان کیا اور اس طرح خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے غانا کی سالانہ کانفرنس بخیر و خوبی ختم ہوئی۔ آخر میں درخواست دعا ہے کہ مولا کریم ہم سب کو زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارا حافظ و ناصر ہو اور ہماری حقیر مساعی میں اپنے فضلوں سے برکت ڈال دے "تا غانا میں اور دیگر تمام افریقہ اور ساری دنیا میں اسلام و احمدیت کا بول بالا ہو۔ آمین یا رب العالمین۔

اعلان برائے لجنات

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام جو امتحان ۷ر مارچ کو ہو رہا ہے اس کا نصاب توضیح المرام۔ قرآن کریم کے تیسرے پارے کے نصف آخر کا ترجمہ اور چوتھے پارے کے نصف اوّل کا ترجمہ ہے اس سے قبل غلطی سے صرف تیسرے پارے کا نصف آخر شائع ہوا تھا۔ لجنات تصحیح کر لیں اور اپنی اپنی جگہ امتحان کی تیاری کرائیں

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

تصحیح

مورخہ ۳۰ رجنوری ۱۹۶۵ء کے اخبار الفضل کے صفحہ ۶ پر نمبر ۴۲ پر جو نام جمیلہ صاحبہ اہلیہ عبد الحمید صاحب گنج مغل پورہ لاہور شائع ہوا ہے۔ یہ غلط ہے۔ اصل نام یہ ہے جمیلہ بیگم اہلیہ ملک عنایت اللہ صاحب وزیر آباد۔

۲۔ اسی طرح اسی فہرست اسی صفحہ پر نمبر ۲۸ کا نام غلط شائع ہو گیا ہے اصل نام بدر اقبال صاحبہ اہلیہ ملک محمد شفیع صاحب مرحوم لائل پور ہے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا

میری اہلیہ صاحبہ زیادہ بیمار ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ جملہ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرماویں اللہ تعالےٰ انہیں کاملہ و عاجلہ شفا عطا فرمائے۔

خاکسار ڈاکٹر بشیر احمد خان۔
انچارج ڈسپنسری ہسپتال بہلول پور چک نمبر ۱۲۷- آر بی۔ ڈاک خانہ خاص تحصیل و ضلع لائل پور۔

سرورِ کائنات رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کا جذبۂ اطاعت

(مکرم غلام مجتبیٰ صاحب کوٹ...)

اللہ کریم نے قرآن کریم میں مسلمان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ۔

یعنی تمہارے لئے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔

دوسری جگہ اس کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا:۔

مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا

یعنی ہمارے رسول علیہ السلام والتسلیم جس امر معروف کا تمہیں حکم دیں اُس پر کاربند ہو جاؤ۔ اور جس مُنکر بات سے روکیں اُس سے دستکش ہو جاؤ۔

قرآن مجید اور احادیث ان شواہد اور نظائر سے بھری پڑی ہیں۔ کہ اگر حضرت صادق و مصدوق النبی المزکّی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہؓ کی تربیت اور اُن کے تزکیہ باطنی کے لئے اپنے فرائض مفوضہ کو باحسن طریق بجالائے تو صحابہؓ نے بھی پورے اخلاص کے مطابق دین اور احکام شریعت کو سیکھنے اور اُن پر عمل پیرا ہونے کی سعی بلیغ کی۔ احادیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جاں نثاران سرور کائنات فداہ ابی و اُمی صلی اللہ علیہ وسلم کمال اشتیاق اور ذوق و شوق اور تندہی کے ساتھ مسائل دینیہ اور احکام شریعت سے آگاہی حاصل کرتے۔ اور اُخروی زندگی میں فائز المرام ہونے کے لئے جس قدر کوشش اور جدّوجہد انہوں نے کی وہ بعد میں آنے والوں کے لئے قابل نمونہ اور باعثِ صد فخر ہے۔ خصوصًا ہم احمدیوں کو تو اس امر کی طرف پوری توجہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ بمصداق وَآخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ ہمیں اللہ کریم نے محض اپنے فضل سے چُن لیا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

آج سے چودہ صدی پیشتر زمانہ کو چشمِ تصوّر میں لائیں اور اُس نورانی سماں کا نقشہ ماضی کی آنکھوں کے ذریعے دیکھیں۔ جب مسجد نبوی جس کا فرش سنگریزوں سے اٹا پڑا تھا چھت کی زینت کھجوروں کی شاخوں اور پتوں کی مرہونِ منت تھی۔ اسی جگہ ہمارے پیارے نبی جن پر لاکھوں سلام۔ مثلِ شمع فروزاں ہوتے۔ جہاں روح الامین علیہ السلام راہ ہدایت کا آخری پیغام قرآن مجید لاتے تھے۔ اور آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیارے خدا کے احکام کی غرض و غائت اور حکمت بیان فرما کر اپنے پروانوںؓ کا تزکیہ فرماتے۔ نئے نئے صحابیؓ جب حلقہ بگوش اسلام ہوتے تو معلم حقیقی صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کی طفیل اُن کے رگ و ریشہ میں نور و سرور و حضور کی وہ لہر دوڑ جاتی جو اُن کو قعر مذلت سے نکال کر ہمدوش ثریا کر دیتی اور افق مُبین کا نجم ثاقب بنا دیتی۔ چنانچہ وہ کمال ذوق و شوق کے ساتھ اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتے۔

مَا الْاِسْلَامُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

اے اللہ کے رسولؐ اسلام کی غرض و غائت کیا ہے؟

کوئی دوسرا عرض کرتا:۔

مَا الْجِھَادُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ

اے اللہ کے نبیؐ جہاد کی غرض اور اُس کے کوائف سے آگاہ فرمائیں۔

قربان ہوں ہماری جانیں اور فدا ہوں ہمارے دل اُس نبی محترم و مُربی و مُزکّی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر آپؐ نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ ہر سائل کو اُس کے مناسب حال جواب ارشاد فرماتے اور سائل کا دامن مُراد حسبِ دلخواہ بھر دیتے۔ جس شخص میں آپؐ دیکھتے کہ والدین کی خدمت اور فرمانبرداری سے پہلو تہی کرتا ہے۔ اُس کے لئے بِرّ الوالدین یعنی والدین کے ساتھ حُسن سلوک ہی تمہارے لئے موجب نجات ہے کا نسخہ کیمیا عطا فرماتے۔

جس شخص میں آپ دیکھتے کہ عام لوگوں سے ملنے جلنے میں عار محسوس کرتا ہے۔ اُس کی اصلاح یُوں کی جاتی:۔

اَنْ تَقْرَءَ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ۔

تو ہر شخص کو سلامتی و برکت کا تحفہ بھیجا۔ خواہ تُو اُسے جانتا ہو یا ناآشنا ہو۔

چنانچہ ایک صحابیؓ کی بابت آتا ہے۔ کہ آپ ایک خادم کے ساتھ بازار جاتے اور بازار کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک جو شخص آپ کو ملتا اُس کو سلام مسنون کہتے۔ اور اسی طرح بغیر کسی خرید و فروخت کے پھر واپس آتے ہوئے تحیۃ السلام لوگوں کو پہنچاتے۔ صحابہؓ کے درمیان خیرات یعنی نیکیوں کے اعلےٰ مراتب کے حاصل کرنے اور اطاعت کا کامل نمونہ دکھانے کے لئے ایک پیہم اور رواں دواں تگ و دو پائی جاتی تھی۔ احادیث ایسے واقعات سے بھری پڑی ہیں۔

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ

کے مطابق اُن میں سے ہر ایک کی یہی کوشش ہوتی کہ صرف میں ہی اس نیکی کے اعلیٰ معیار کو حاصل کروں۔ خواہ مجھے کس قدر جانی و مالی قربانی کا سامنا کرنا پڑے۔

رحمۃٌ للعالمین و بالمومنین رؤف رحیم سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ اور توجہ باطنی کا یہ نتیجہ نکلا کہ صحابہؓ کے اندر جذبہ اطاعت کی فراوانی بدرجہ کمال تک پہنچ گئی۔

چنانچہ آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تاثیرات قدسیہ نے آنکھ ظاہری اور باطنی آلودگیوں اور ان کے دلوں کی اتھاہ گہرائیوں تک پوشیدہ شر و فساد و وساوس کو یکسر پاک و صاف کر دیا۔ بنی اسرائیل میں قرن ہا قرن تک یکے بعد دیگرے نبی آتے رہے۔ ملوک و سلاطین سریر آرائے سلطنت ہوئے۔ اُن میں حضرات داؤد و سلیمان علیہما السلام جیسے بادشاہ ہوئے۔ جن کو دانائی اور حکمت سے پُر کیا گیا۔ لیکن بنی اسرائیل جذبہ اطاعت سے بے نصیب رہے۔ ہر نبی اور بادشاہ اُنکی نافرمانی اور سرکشی کا شاکی رہا۔ جب بھی بنی اسرائیل کے نبی اُن کو صراط مستقیم کی طرف بلاتے اور اُن کو بنی اسرائیل کے خدا کا حکم سنایا تو وہ یہی کہتے:۔

سَمِعْنَا وَعَصَیْنَا۔

ہم نے سُنا لیکن نافرمانی اور حکم عدولی ہمارا شیوہ ہے۔

اس کے برعکس ہمارے پیارے النبی المکرم سید وُلدِ آدم صلی اللہ علیہ وسلم ایسی قوم کی طرف مبعوث کئے گئے جنہوں نے وجدان و عرفان کے تسکین بخش باغِ بہشت کی بہار جانفزا صدیوں سے نہ دیکھی نہ سُنی تھی۔ اور رسولوں اور نبیوں کی شناسا نہ تھی اور ۳۶۵ بُتوں کو خانہ خدا میں گاڑ رکھا تھا۔ اور اکھڑ اس قسم کے تھے کہ جذبۂ اطاعت اور تسلیم و رضا کو اپنی ذلت خیال کرتے تھے۔ اَنَا وَلَا غَیْرِیْ اُن کا نعرہ امتیاز تھا۔

ایسی اجڈ اور اکھڑ قوم میں ایک ہی مُعلّم و مُزکّی نبی حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم۔ بشیر و نذیر بن کر آئے۔ ہزار ہا اور لاکھوں صلوٰۃ و سلام اُس پاک ترین عظیم القدر نبیؐ پر جن کی مقناطیسی نظر کرم نے اِن بادیہ نشینوں کو اپنی طرف کشاں کشاں کھینچ لیا۔ اور آپؐ نے ان پر اپنی قوت قدسیہ و مُطہرہ کا ایسا نُورانی پرتو ڈالا کہ اَنَا وَلَا غَیْرِیْ کہنے والے اب ہر حکم خدا اور تعلیم رسولؐ پر لبیک کہتے اور

سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا

اُن کا جواب ہوتا۔

صحابہؓ کے دلوں میں اپنے پیارے نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت رچ گئی تھی۔ آپؐ کی خندہ جبینی سے وہ خوشی کے جامہ میں پھولے نہ سماتے اور آپؐ کی خفگی کو وہ خدا تعالےٰ کی ناراضگی کا ظلّ سمجھتے۔

ایک مرتبہ کسی بات پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آثار خفگی ظاہر فرما رہے تھے اور صحابہؓ میں سے کسی کی مجال نہ تھی کہ وہ آپؐ سے ہمکلام ہوتا اُس گھڑی حضرت عمر فاروقؓ دو زانو ہو کر بیٹھ گئے اور یوں گویا ہوئے:۔

رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا۔

ہم اللہ کے رب ہونے پر راضی ہیں۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی برحق ہیں۔ اور اسلام ہمارا دین ہے۔

حضرت عمرؓ کی زبان سے یہ کلمات سُنکر حضور پُر نور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خفگی دُور ہو گئی اور آپؐ نے سمجھ لیا کہ اس خانہ جواہر نگار میں ایسے ایسے جوہر زرنگار اور کواکب دُرّیہ ضوفشاں ہیں جن سے مطلع اسلام ہمیشہ روشن و تابندہ رہے گا۔

صحابہؓ کا یہی جذبہ اطاعت تھا کہ انہوں نے مالی و جانی قربانیوں کی وہ مثال پیش کی جس کی نظیر روز ازل سے تا ابد کوئی پیش نہ کر سکے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جو شاکر و علیم بھی ہے السّابقون الاوّلون رضی اللہ عنہم کے خطاب جاودانی سے سرفراز فرمایا اور اُن کے حسن عمل کو قبولیت کا شرف عطا کر کے دائمی خوشنودی سے نوازا۔

ہم احمدیوں کو جو اس زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والے ہیں۔ خصوصی طور پر جذبہ اطاعت سے معمور ہونا چاہیئے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعثت ثانیہ قرار دیا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تحریرات میں جا بجا جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ وہ اطاعت کا وہ نمونہ دکھائیں جو صدر اول میں صحابہؓ نے دکھایا۔

اے خدا تو ہمیں ایسا ہی بنا دے۔ آمین

ذَالِکَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّہٗ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"صحابہ کرامؓ کے حالات کو دیکھ کر تعجب ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے نہ گرمی دیکھی نہ سردی۔ اپنی زندگی کو تباہ کر دیا۔ نہ عزت کی پرواہ کی نہ جان کی۔ بکری کی طرح ذبح ہوتے رہے اس طرح کی نظیر پیش کرنی آسان نہیں ہے۔ اس جماعت کے اخلاص کا اس سے زیادہ کیا ثبوت ہے کہ جان دے کر اخلاص ثابت کیا۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد ششم ...)

"کام کی عادت" ـــــــ کامیابی کی کلید

ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز۔

"کام کی عادت ڈالنا نہایت ہی اہم چیز ہے۔ اور اُسے جماعت کے اندر پیدا کرنا نہایت ضروری ہے۔ تا جو لوگ سست ہیں وہ بھی چُست ہو جائیں۔ اور ایسا تو کوئی بھی نہ رہے جو کام کرنے کو عیب سمجھتا ہو۔ جب تک ہم یہ احساس نہ مٹا دیں کہ بعض کام ذلیل ہیں اور ان کو کرنا ہتک ہے۔ یا یہ کہ ہاتھ سے کما کر کھانا ذلت ہے۔ اُس وقت تک ہم دنیا سے غلامی نہیں مٹا سکتے۔ لوہار۔ بڑھئی۔ دھوبی۔ نائی غرضیکہ کسی کا کام ذلیل نہیں۔" (الفضل ۱۷ر مارچ ۱۹۳۹ء)

(شعبہ "وقارِ عمل" خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح کی اہم ہدایت

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ذیل کی ہدایت کو پڑھیں اور کما حقہٗ عمل کرنے کی سعی کریں اور اس راہ میں اگر کوئی مشکل ہو تو خاکسار کو لکھیں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"دوستوں کو معلوم ہے کہ میں نے جماعت کو تین حصوں میں منظم کرنے کی ہدایت کی تھی۔ ایک حصہ اطفال الاحمدیہ کا یعنی پندرہ سال تک کی عمر کے لڑکوں کا۔۔۔۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔ اگر کوئی بچہ اطفال الاحمدیہ میں شامل ہونے کی عمر (۷ سے ۱۵ سال) رکھتا ہے۔ اور اسکے ماں باپ نے اسے اطفال الاحمدیہ میں شامل نہیں کیا تو اس کے ماں باپ نے بھی ایک قومی جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ (الفضل ۱۵ر اگست ۶۲ء)

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

امتحان ناصرات الاحمدیہ

امسال ناصرات الاحمدیہ کا پہلا امتحان ۲ر مئی کو ہو گا۔ بڑے گروپ کا نصاب "کشتیٔ نوح" ہو گا۔ اور چھوٹے گروپ کے لئے "کامیابی کی راہ"۔ پہلا حصہ مقرر کی گئی ہے۔ "کامیابی کی راہ" خدام الاحمدیہ نے شائع کروائی ہے۔ اور وہیں سے بذریعہ ڈاک منگوائیں۔ تمام شہروں کی ناصرات کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ اس امتحان میں شمولیت کی کوشش کریں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے نعم البدل

عزیزم بشیر الدین احمد ابن ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب خاکی کی بیٹی امۃ المومن خناق کی تکلیف سے ۲۷ر جنوری کو راولپنڈی میں وفات پا گئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ والدین اور عزیزوں کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی طاقت دے۔ آمین۔

(ملک بشارت احمد۔ ربوہ)

عزمِ حج اور درخواستِ دُعا

مکرم چوہدری نذیر خاں صاحب بہادل نگر سے حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے گئے ہوئے ہیں مکہ مکرمہ سے انہوں نے بذریعہ خط احباب جماعت کے نام السلام علیکم تحریر فرمایا ہے۔ انہوں نے مکرم ہاشم صاحب سندھی کو بطور معلم اختیار کیا ہے جو مکہ مکرمہ میں اس پتہ سے معروف ہیں۔

محمد ہاشم محمد حسین۔ سندھی معلم

قارئین کرام سے مکرم چوہدری صاحب موصوف اور دیگر جملہ احمدی عازمین حج کے لئے دعا کی درخواست ہے

(شبیر احمد۔ وکیل المال اوّل)

۴۴۔ خاکسار کو ایک مقدمہ درپیش ہے۔ (عبد اللطیف گوجرانوالہ۔ احباب ان سب کیلئے دعا فرمائیں۔

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

۱۱/۶۴ تا ۱۱/۶۴

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے بیس روپیہ یا اس سے زائد حصہ لیا ہے۔ ان کے اسماء گرامی معہ ان کی مالی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

قارئین کرام سے ان سب کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

- ۶۹۳۔ محترمہ مجیدہ مجتبیٰ صاحبہ سرگودھا شہر۔ ۔۔ ـــ ۱۰۰ روپے
- ۶۹۴۔ احباب جماعت احمدیہ سرگودھا بذریعہ مکرم بابو محمد عالم صاحب۔ ۔۔ ـــ ۴۹ "
- ۶۹۵۔ محترمہ والدہ صاحبہ ملک محمد احمد صاحب مبشر کراچی۔ ۔۔ ـــ ۱۵۰ "
- ۶۹۶۔ مکرم ملک عبد الشکور صاحب کراچی منجانب والد ملک عبد الغنی صاحب ۔۔ ـــ ۵۰ "
- ۶۹۷۔ " ڈاکٹر جلال الدین صاحب کراچی ۔۔ ـــ ۲۰ "
- ۶۹۸۔ احباب جماعت احمدیہ کراچی بذریعہ مکرم مرزا عبد الرحمٰن صاحب ۵۰ ـــ ۸۱ "
- ۶۹۹۔ " " راولپنڈی بذریعہ مکرم صوفی رحیم بخش صاحب ۸۱ ـــ ۱۰۳ "
- ۷۰۰۔ " " ظفروال ضلع سیالکوٹ بذریعہ مکرم چوہدری محمد عبد اللہ صاحب باجوہ۔ ۔۔ ـــ ۵۹ "
- ۷۰۱۔ مکرم جناب محمد رمضان صاحب بھیروچی ضلع تھرپارکر سندھ ۔۔ ـــ ۳۰ "
- ۷۰۲۔ محترمہ مس رقیہ بیگم صاحبہ سوشل ویلفیئر آفیسر سرگودھا ۔۔ ـــ ۲۵ "
- ۷۰۳۔ مکرم چوہدری علی شیر صاحب چک نمبر ۱۶۹ مراد ضلع بہاولنگر۔ ۔۔ ـــ ۳۰ "
- ۷۰۴۔ کارکنان تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ۔۔ ـــ ۳۴ "
- ۷۰۵۔ محترمہ بیوہ سردار خاں صاحب چک نمبر ۲۶ ضلع گجرات ۔۔ ـــ ۲۵ "
- ۷۰۶۔ مکرم ماسٹر نعمت اللہ صاحب باڈہ ضلع لاڑکانہ سندھ ۔۔ ـــ ۷۴ "

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

درخواستہائے دُعا

- خاکسار کو اللہ تعالےٰ نے چوتھا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ تمام بھائیوں اور بہنوں سے نومولود کی صحت اور لمبی عمر اور دین کا خادم بننے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(منظور احمد انور ماڈل ٹاؤن۔ لاہور)

- چوہدری عبد الرحمٰن صاحب چک نمبر ۱۳۰/T.D.A لیہ (آف چک نمبر ۹۸ شمالی سرگودھا) مثانہ کی تکلیف کی وجہ سے لیہ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ اپریشن ہو چکا ہے۔

(خاکسار محمد اجمل دفتر آڈیٹر تحریک جدید۔ ربوہ)

- غلام سرور خاں صاحب درانی آف سور خکی پہلے سے بھی زیادہ بیمار ہیں۔ اب لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں داخل ہیں۔ (خاکسار سعد اللہ ترنگ زی۔ حال لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور)

- مکرم ناظر حسین صاحب چک نمبر ۳۳۲ عرصہ سے شدید درد سر میں مبتلا ہیں اب درد خطرناک صورت اختیار کر چکی ہے۔ (صوفی علی محمد معلم وقفِ جدید۔ ربوہ)

- میری والدہ عرصہ دراز سے پھیپھڑوں کی بیماری میں مبتلا ہیں۔

(ثریا قمر۔ سر شمیر روڈ ضلع لائل پور)

- خاکسار مختلف پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ (غلام محمد سیکرٹری وقف جدید مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ)

- میری جسمانی جان اہلیہ نصیر احمد صاحب گوجرانوالہ کچھ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔

(ایم۔ ایس اختر۔ ربوہ)

- خاکسار کی بچی تین چار روز سے بیمار چلی آ رہی ہے۔

(ریاض احمد ابن حافظ عبد العزیز صاحب مرحوم حال راولپنڈی)

- خاکسار نے حج بیت اللہ شریف کا ارادہ کیا ہے۔ دعا کریں کہ خدا تعالےٰ پورے طور پر اس سے مستفید ہونے کی توفیق دے۔ (خاکسار سردار خاں احمدی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ہونکی۔ ضلع گوجرانوالہ)

- آجکل میرے والد صاحب کی ٹانگوں میں کھچاوٹ ہے۔ نیز کمزوری بھی بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ (محمد جمیل ملک کوچہ احمدیہ ننکانہ صاحب)

- میرے ایک دوست سید مسعود احمد صاحب کچھ پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔

(خاکسار مرزا احمد شریف۔ سرگودھا چھاؤنی)

- میری ترقی کے سلسلہ میں چند ایک رکاوٹیں درپیش ہیں۔ (عبد الغفور بھٹی پشاور چھاؤنی) ۴۴

معاصرین سے:-

صالحین کا رویہ ★ خودکشی کی بہار

صبر ایوب

"صالحین" کا رویہ۔ مولانا امین احسن اصلاحی کے قلم سے ان کے ماہنامہ میثاق میں۔

"جماعت اسلامی کے حضرات ہم سے بہت برہم ہیں۔ اور اسی برہمی میں ایک اعصابی جنگ ان حضرات نے ہمارے خلاف پورے زور شور کے ساتھ شروع کر دی ہے۔ ہر ڈاک سے ہمیں ان کے بہ کثرت خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ جن میں سے اکثر تو گمنام ہوتے ہیں لیکن بعض بعض با نام بھی ہوتے ہیں مضمون سب کا ایک انداز بیان و استدلال ایک گالیوں اور طعنوں کی تراش خراش ایک ہر چیز ایک ہی کارخانے بلکہ ایک ہی سانچے کی ڈھلی ہوئی معلوم ہوتی ہے"

اور اس تجربے میں مولانا اصلاحی تنہا منفرد نہیں مولانا مودودی نے جو مزاج اس جماعت کا پیدا کر رکھا ہے، اس کا اثر یہ ہے کہ جس نے ہلکی سی بھی تنقید مولانا کے مسلک پر کی۔ اس سزا سے نہ بچ سکا۔ خط پر خط ہر تنقید کے بعد ہر ڈاک سے آنے شروع ہو جاتے ہیں اور کوشش یہی رہتی ہے کہ دنیا ناقد عزیز پہ تنگ کر دی جائے! اور یہ یقین نہیں آتا کہ مولانا مودودی اس ساری گولہ باری سے بے خبر و لاعلم ہوتے رہے ہوں! ۔۔۔ ہندوستان کی جماعت اسلامی بحمد للہ بحیثیت مجموعی اس ڈھنگ کی نہیں اور یہ فیض رشد ان کے امیر کی سلامت روی اور اس کے ذمہ دار تحریری نقیبوں کی صلح کلی اور شرافت دوستی کا ہے۔ صرف ایک چھوٹی سی ٹولی البتہ یہاں بھی ایسی ہے جو یہاں سے زیادہ وہاں کے رنگ میں رنگی ہوئی ہے اور جہاں تک اس ارادی طنز و تعریض اور اشتعال انگیزی کا تعلق ہے اس پر صبر آزما حد تک بجائے دہلی اور رام پور کے چھاپ لاہور اور کراچی کی لگی ہوئی ہے ۔۔۔ ایک استثناء پاکستانی جماعت میں بھی کرنے کا تھا ماہنامہ ترجمان القرآن اب تو مدت دراز سے ہندوستان آنا بند ہو گیا ہے ورنہ اس کے شذرات نگار و تبصرہ نگار کا قلم اپنی جماعت کے عام رنگ سے مستثنیٰ تھا"

خودکشی کی بہار:- انڈین ایکسپریس (۱۳ر جنوری) کے ایک مضمون سے ماخوذ:

"رپورٹ شائع ہوئی ہے کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں ہر ۳۰ منٹ پر ایک واقعہ خودکشی کا ہوتا ہے یعنی سال میں ۱۸ ہزار واقعات خودکشی کے اور یہ تعداد تو صرف ان کی ہوئی۔ جو اپنے ارادہ میں کامیاب ہو جاتے ہیں اور جو اقدام خودکشی کر کے ناکام رہ جاتے ہیں ان کی تعداد کا اندازہ ۱۰ لاکھ کا ہے اور ایک ماہر فن ڈاکٹر کا بیان ہے کہ میزان لگانے میں آبادی کی اس بڑی تعداد کو بھی شامل رکھنا چاہیئے جو موٹر اندھا دھند تیز رفتاری سے چلا کر اور تمباکو اور نشہ کی کثرت سے اور طرح طرح کی مجرمانہ بدکرداریوں سے خودکشی کی طرف برابر قدم بڑھاتے رہتے ہیں۔

اور یہ نقشہ اس ملک کا ہے جو اپنی تمدنی ترقیوں سے آسائشوں سے، آرائشوں سے ملک کو بہشت شداد کا نمونہ بنائے ہوئے ہے! گھر گھر موٹر، قدم قدم پر بجلی۔ گلی گلی سینما، ہر کس و ناکس کے پاس ریڈیو اور ٹیلی ویژن۔ دولت کی ریل پیل حرام و حلال کی پابندی سے گلو خلاصی، نفس کی آزادانہ حکمرانی۔ یہ سب چیزیں مل ملا کر بھی زندگی کو پرسکون بنا سکی ہیں! یا ان سب نے نفس و ہوس کی آگ کو اور زیادہ ہی بھڑکا رکھا ہے! اور زندگی کو تلخیوں سے لبریز کر دیا ہے؟ ۔۔۔ اس آگ کو بجھانے کی قوت قناعت اور یاد آخرت میں ہے یا اس کے برعکس ترقیوں کی ہوس اور آخرت فراموشی میں؟

صبر ایوب ۔ سنجیدہ اور باوزن ماہنامہ میثاق (لاہور) سے:

(ایوب خان) نے ہر شخص کو کھلی چھٹی دے دی کہ جو شخص جس طرح اور جن لفظوں میں چاہے ان کی زندگی کی پالیسی اور پروگرام پر تنقید کرے جو لوگ پچھلے چند مہینوں میں متحدہ محاذ کے لیڈروں اور اخباروں کی تحریریں تقریریں اور بیانات پڑھتے رہے ہیں وہ اس بات کی شہادت دیں گے کہ اس دوران میں جو کچھ صدر ایوب کے متعلق کہا گیا تھا جو افواہیں ان کے متعلق پھیلائی گئیں جو لب و لہجہ ان پر تنقید کا رہا ہے وہ سب چیزیں نہایت صبر آزما تھیں جن کو ایک نہایت منجھا ہوا مضبوط اعصاب والا آدمی ہی برداشت کر سکتا تھا صدر ایوب نے صرف یہ کہ ان چیزوں کو برداشت کیا بلکہ ایسی رواداری اور بلند حوصلگی کے ساتھ برداشت کیا کہ ......"

صدر ایوب کے انتظامات اور ان کے جزئیات اندرون ملک میں جو کچھ بھی ہوں لیکن ان کے صبر و تحمل رواداری عالی ظرفی کی داد تو وہ باہر والے بھی دے سکتے ہیں جو پاکستانی اخباروں کی تحریریں اور مخالف لیڈروں کی تقریریں پچھلے دنوں پڑھتے رہے ہیں۔ وہ آمر کہے جائیں یا مطلق العنان کہلائیں بہرحال ایک ایسے پیمبر برحق کے ہم نام کہلاتے ہیں جن کا صبر و تحمل ضرب المثل کی حیثیت رکھے ہوئے ہے ۔! ۔۔۔ عنوان اگر "صدر ایوب میں صبر ایوب کی جھلک" رکھا جائے تو کچھ ایسا بے جا تو شاید نہ قرار پائے۔

(صدق جدید لکھنؤ ۱۲ر فروری ۱۹۶۵ء)

وعدہ جات چندہ وقف جدید بابت سال ۱۹۶۵ء

ایسے مخیر احباب جنہوں نے وقف جدید کے چندہ کا وعدہ یکصد یا اس سے زیادہ ارسال فرمایا ہے کے اسماء ذیل میں درج کئے جاتے ہیں بوجہ عدم گنجائش بقیہ احباب کے اسماء درج نہیں ہو سکے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کی قربانی قبول فرما کر دنیا اور عاقبت میں حسنات عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظم مال وقف جدید۔ ربوہ)

نام	رقم
حضرت سیدہ ام متین صاحبہ ربوہ	۱۰۰-۰۰
چوہدری نبی احمد صاحب کراچی	۱۱۰-۰۰
شیخ محمد صدیق صاحب گھی والے قبولہ۔ منٹگمری	۱۰۶۱-۰۰
سید قربان حسین شاہ صاحب مچھ کوئٹہ	۱۰۶-۰۰
چوہدری صفدر علی صاحب ہانڈو گجر	۱۰۰-۰۰
ملک عبدالحلیم صاحب مغل پورہ لاہور	۱۰۰-۰۰
محترمہ امتہ الحئی صاحبہ چوہدری خدا بخش صاحب ہانڈو گجر	۱۰۰-۰۰
چوہدری محمد اشرف صاحب بابا پور	۱۰۰-۰۰
شیخ عبدالحفیظ صاحب کراچی	۱۰۰-۰۰
میاں اکبر علی صاحب لاہور	۲۹۲-۰۰
چوہدری بشیر احمد صاحب گجرات	۱۰۰-۰۰
پروفیسر محمد شریف صاحب بہاولنگر	۱۰۰-۰۰
پروفیسر محمد طفیل صاحب "	۱۰۰-۰۰
چوہدری نور محمد صاحب گرمولہ ورکاں	۱۰۰-۰۰
چوہدری رحمت خان صاحب مرضع بلوچاں	۱۰۰-۰۰
پیر انوار الدین صاحب راولپنڈی	۱۰۰-۰۰
اطفال الاحمدیہ لائل پور	۱۰۵-۰۰
خان خواص خان صاحب پشاور	۱۰۰-۰۰
چوہدری صفدر جنگ ہمایوں صاحب حسن ابدال	۱۰۰-۰۰
چوہدری محمد شریف صاحب بہاولنگر	۱۰۰-۰۰
ملک حبیب الرحمٰن صاحب دارالبرکات ربوہ	۱۰۰-۰۰
ملک عبدالرحیم صاحب	۱۰۰-۰۰
ڈاکٹر نصیر احمد صاحب قبولہ ضلع منٹگمری	۱۰۰-۰۰
ڈاکٹر لعل دین صاحب	۱۰۰-۰۰
چوہدری مسعود احمد صاحب قیام پور ورکاں	۱۰۱-۰۰
شیخ محمد بشیر صاحب مصری شاہ لاہور	۱۱۴-۰۰
شیخ یوسف محمد صاحب لائل پور	۱۰۰-۰۰
خالد مسعود صاحب	۱۰۰-۰۰
میاں افتخار علی مبارک علی صاحبان "	۱۰۰۰-۰۰
میاں عبدالسمیع صاحب قمر "	۱۰۰-۰۰
محترمہ بیگم صاحبہ شیخ محمد حسن مرحوم "	۱۰۰-۰۰
منجانب شیخ محمد حسن صاحب مرحوم "	۱۰۰-۰۰
مریم صدیقہ صاحبہ "	۱۰۰-۰۰
منور سلطانہ صاحبہ "	۱۰۰-۰۰
بشریٰ ممتاز صاحبہ "	۱۰۰-۰۰
عنبرین سلمہ صاحبہ بنت میاں عبدالسمیع صاحب	۱۰۰-۰۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے عہدِ خلافت میں جماعتِ احمدیہ کی روز افزوں ترقی

آپ کے پیشگوئی مصلح موعود کے اصل اور حقیقی مصداق ہونے کا ایک درخشندہ ثبوت

ربوہ میں یوم مصلح موعود کے موقع پر منعقدہ جلسۂ عام میں علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

ربوہ ۲۰ ــــــ مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۶۵ء کو لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیرِ اہتمام منعقدہ ایک جلسۂ عام میں علماء سلسلہ نے پیشگوئی مصلح موعود کی عظمت و اہمیت پر روشنی ڈال کر اس کے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وجود باجود میں پورا ہونے کو نہایت عمدگی سے واضح کیا۔ علماء کرام نے اپنی تقاریر میں علی الخصوص اس بات کو بڑی شد و مد کے ساتھ پیش فرمایا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عہدِ خلافت میں خدائی وعدوں کے عین مطابق جماعتِ احمدیہ کا روز بروز غیر معمولی ترقیات سے ہمکنار ہوتے چلے جانا اور نامساعد حالات کے باوجود آپ کی اولوالعزمی اور انتھک مساعی کے نتیجہ میں غلبۂ اسلام کی راہ ہموار ہو کر اطراف و جوانبِ عالم میں اسلام کا پوری قوت اور شان کے ساتھ پھیلتے چلے جانا اس امر کا ایک بین ثبوت ہے کہ آپ ہی پیشگوئی مصلح موعود کے اصل اور حقیقی مصداق ہیں ــــ اس جلسہ عام میں جو یوم مصلح موعود کے موقع پر نماز مغرب کے بعد مسجد مبارک میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی زیرِ صدارت منعقد ہوا تھا اہل ربوہ بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم حافظ شفیق احمد صاحب نے کی۔ بعدہٗ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید نے درِّ ثمین میں سے "محمود کی آمین" کے بعض منتخب اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

تلاوت اور نظم کے بعد سب سے پہلے مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی کے بعد ظہور مصلح موعود کے بارہ میں کتب سابقہ کی پیشگوئیوں خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بشارت اور ائمہ سلف کی خوشخبریوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور پھر پیشگوئی مصلح موعود کے الہامی الفاظ پڑھ کر سنائے اور خاص اس پیشگوئی کے مطابق ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرزند دلبند گرامی ارجمند حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ولادت باسعادت اور آپ کی ذاتِ والاصفات میں اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا ذکر کیا۔

بعدہٗ مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے پیشگوئی کے اس حصہ پر کہ "علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا" پر تقریر کی۔ آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے عظیم الشان علمی کارناموں پر روشنی ڈال کر اور آپ کی نہایت ہی بیش قیمت اور گراں قدر تصانیف لکھ کر اور مجالس عرفان کا ذکر کر کے ثابت کیا کہ آپ نے ان علوم ظاہری و باطنی کی مدد سے جن سے خدا تعالیٰ نے آپ کو پُر فرمایا ہے ہر اس مسئلہ کو جو علم کے کسی بھی شعبہ سے تعلق رکھتا تھا اور حل طلب تھا خالص اسلامی نقطۂ نگاہ سے اس شان سے حل کر دکھایا کہ علوم مختلفہ کے بڑے بڑے ماہر بھی عش عش کر اٹھے ہیں چنانچہ اسی ثبوت میں آپ نے مختلف شعبہ ہائے علوم کے ماہروں کے ایسے بیانات پڑھ کر سنائے جن میں انہوں نے تبحر علمی کی بناء پر حضور کو نہایت شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا ہے۔

ازاں بعد مکرم مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ نے سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے ذریعہ دنیا میں غلبۂ اسلام کے ظہور پر روشنی ڈالی آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ذریعہ قائم ہونے والے تبلیغ کے عالمگیر نظام پر روشنی ڈالنے کے بعد فرمایا کہ مشرق و مغرب کے ممالک میں اسلامی مشنوں کا قیام سینکڑوں کی تعداد میں عالیشان مساجد کی تعمیر، دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم اور گراں قدر اسلامی لٹریچر کی اشاعت، دنیا کے دور دراز علاقوں سے اسلامی اخبارات اور رسائل و جرائد کا اجراء اور غیر ممالک میں درجنوں اسلامی مدارس سکولوں اور کالجوں کا قیام ــــ یہ وہ منہ بولتے حقائق ہیں کہ جو اس امر پر دال ہیں کہ آج مصلح موعود کے ذریعہ دنیا میں اسلام پوری قوت اور شان کے ساتھ غالب آرہا ہے۔

آپ کے بعد مکرم شیخ خورشید احمد صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل نے پیشگوئی مصلح موعود کے بنیادی مقاصد پیش کر کے ثابت کیا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ذریعہ یہ جملہ مقاصد بفضل اللہ تعالیٰ نہایت شان کے ساتھ پورے ہوئے ہیں۔ اس عظیم الشان پیشگوئی کا مقصد اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات پر ایک زندہ ایمان پیدا کرنا اور دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر کرنا دکھانا تھا۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ان تینوں مقاصد کو اس شان سے پورا کر دکھایا ہے کہ اپنے اور پرائے سب اس کے معترف ہیں۔

آخر میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے "نفسی نقطۂ آسمان" اور اس کے اصل مفہوم کو واضح کرنے کے بعد بتایا کہ جب ۱۹۴۴ء میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پر ایک رؤیا کے ذریعہ یہ انکشاف فرمایا کہ آپ ہی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی کے مصداق یعنی مصلح موعود ہیں تو اللہ تعالیٰ نے نشان صداقت کے طور پر آپ پر یہ انکشاف فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے آخری سانس تک جماعت کو ترقی دیتا چلا جائے گا۔ چنانچہ گزشتہ ۲۱ سال کا طویل زمانہ اس امر پر گواہ ہے کہ آپ کے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد سے جماعت کو مسلسل دن دگنی اور رات چوگنی ترقی حاصل ہوتی چلی آرہی ہے حتیٰ کہ موجودہ ایام میں بھی جب کہ حضور بیمار ہیں جماعت کا قدم ہر شعبہ میں برابر ترقی کی طرف ہی اٹھ رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ کہ وہ آپ کے آخری سانس تک جماعت کو ترقی دیتا چلا جائے گا بڑی شان سے پورا ہو رہا ہے علی الخصوص موجودہ دور میں جماعت کی ہمہ جہتی ترقی کو واضح کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ جماعت کی یہ غیر معمولی اور حیران کن ترقی اس امر کا بین ثبوت ہے کہ آپ ہی پیشگوئی مصلح موعود کے حقیقی اور اصل مصداق ہیں۔

دورانِ جلسہ میں صالح محمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی نظم "نوجوانو، بے خطا" خوش الحانی سے سنائی۔ حضرت المصلح الموعود کی شان میں مبارک احمد صاحب عابد نے اپنی ایک نظم، مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے محترم شمس صاحب کی نظم اور مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب کارکن نظارت امور عامہ محترم قاضی ظہور الدین صاحب اکمل کی نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ صدارتی تقریر کے بعد محترم شمس صاحب نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت جلسہ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ آخر میں مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب صدر عمومی ربوہ نے جملہ معززین اور سامعین کا لوکل انجمن کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔

درخواست دعا

(محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۶۵ء کو چار بجے علی الصبح چار چوروں کا تعاقب کرتے ہوئے بری طرح زخمی ہو گئے ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ انہوں نے نہتہ اور اکیلا ہونے کے باوجود بڑی بے جگری سے ان کا مقابلہ کیا۔ ایک چور کو انہوں نے قابو کر لیا تھا لیکن اس کے ساتھیوں نے چاقو سے حملہ کر کے انہیں گھائل کر دیا اور اس طرح فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ ان کے دیگر چوٹوں کے علاوہ کولہے پر گہرا زخم آیا ہے۔ چوہدری عبدالعزیز صاحب بہت مستعد اور فرض شناس خادم سلسلہ ہیں اور ساری جماعت کی دعاؤں کے مستحق ہیں۔ میں تمام احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم چوہدری صاحب کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور انہیں دراز عمر عطا فرما کر خدمت دین اور خدمت سلسلہ کی بیش از پیش توفیق سے نوازے۔ آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴